Globethics Repository

Globethics

Al-Du'a wa al-Dzikr Ba'da al-Shalat

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-15 09:35:50
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184978

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**الدُّعَاءُ وَالذِّکْرُ بَعْدَ الصَّلاۃِ** (نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے اور ذِکر بالجہر کرنے پر مجموعہ آیات و اَحادیث)
تالیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2005ء (1,100)
اِشاعتِ دُوُم	:	اکتوبر 2005ء (1,100)
اِشاعتِ سوم	:	جنوری 2006ء (1,100)
اِشاعتِ چہارُم	:	مئی 2007ء (3,300)
اِشاعتِ پنجم	:	ستمبر 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/120 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَـوْلَایَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیبُ الَّذِي تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِـکُـلِّ هَـوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴ / ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱۴۴۴-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن حکیم میں دعا اور ذکر کی فضیلت کا بیان﴾	٩
٢.	بَابٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ ﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾	١٦
٣.	بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾	٣٥
٤.	بَابٌ فِي الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ﴿فرض نمازوں کے بعد کے اَذکار کا بیان﴾	٦٥
٥.	بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ ﴿دعا میں ہاتھ اوپر اٹھانے کا بیان﴾	٩٤
٦.	بَابٌ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ	١٠٩

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا﴾	
٧.	بَابٌ فِي الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ	١١٥
	﴿فرض نمازوں کے بعد بآوازِ بلند ذکر کرنے کا بیان﴾	
۞	مصادر التخريج	١٢٥

فَضۡلُ الدُّعَاءِ فِي الۡقُرۡآنِ

﴿قرآن حکیم میں فضیلتِ دعا﴾

۱. وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ○ (البقرة، ۲:۱۸۶)

”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں○“

۲. وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ (البقرة، ۲: ۲۰۱)

”اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ○“

۳. لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡهَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِیۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ؕ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَآ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ؕ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة، ٢: ٢٨٦)

”اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، اس نے جو نیکی کمائی اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس نے جو گناہ کمایا اس پر اس کا عذاب ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما○“

٤. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ○ (آل عمران، ٣: ٣٨)

”اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے○“

٥. اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ○

(الأعراف، ٧: ٥٥)

”تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا○“

٦. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ○ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○

(إبراهيم، ١٤: ٣٩۔٤١)

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (علیھما السلام دو فرزند) عطا فرمائے، بے شک میرا رب دعا خوب سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے○ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا○''

۷. قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا○ (الإسراء، ١٧: ١١٠)

''فرما دیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمان کو پکارو، جس نام سے بھی پکارتے ہو (سب) اچھے نام اسی کے ہیں، اور نہ اپنی نماز (میں قرأت) بلند آواز سے کریں اور نہ بالکل آہستہ پڑھیں اور دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار فرمائیں○''

۸. اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ط وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ○ (الأنبياء، ٢١: ٩٠)

''بے شک یہ (سب) نیکی کے کاموں (کی انجام دہی) میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں شوق و رغبت اور خوف و خشیّت (کی کیفیتوں) کے ساتھ پکارا کرتے تھے، اور ہمارے حضور بڑے عجز و نیاز کے ساتھ گڑگڑاتے تھے○''

۹. اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ○ (النمل، ٢٧: ٦٢)

’’بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہوo‘‘

۱۰. قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُo (القصص، ۲۸: ۱۶)

’’(موسیٰ علیہ السلام) عرض کرنے لگے: اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو تو مجھے معاف فرما دے، پس اس نے انہیں معاف فرما دیا، بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہےo‘‘

۱۱. وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَo (غافر، ۴۰: ۶۰)

’’اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گےo‘‘

۱۲. فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْo (محمد، ۴۷: ۱۹)

’’پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ (اظہارِ عبودیت اور تعلیمِ اُمت کی خاطر اللہ سے) معافی مانگتے رہا کریں کہ کہیں آپ سے خلافِ اولیٰ (یعنی آپ کے مرتبہ عالیہ سے کم درجہ کا) فعل صادر نہ ہو جائے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی طلبِ مغفرت (یعنی ان کی شفاعت) فرماتے رہا کریں (یہی ان کا سامان بخشش

ہے)، اور (اے لوگو!) اللہ (دنیا میں) تمہارے چلنے پھرنے کے ٹھکانے اور (آخرت میں) تمہارے ٹھہرنے کی منزلیں (سب) جانتا ہےo‘‘

۱۳. وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (الحشر، ٥٩: ١٠)

’’اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

۱٤. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo (الممتحنة، ٦٠: ٥)

’’اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے لیے سببِ آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں ہم پر مسلّط نہ کر) اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی غلبہ و عزت والا بڑی حکمت والا ہےo‘‘

۱٥. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْo وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْo

(الم نشرح، ٩٤: ٧-٨)

’’پس جب آپ (تعلیمِ اُمت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگیِ فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و دعا میں) محنت فرمایا کریںo اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریںo‘‘

فَضْلُ الذِّكْرِ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں ذکر کی فضیلت﴾

١٦. فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ○

(البقرة، ٢: ١٥٢)

”سوتم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو○“

١٧. فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ○

(البقرة، ٢: ١٩٨)

”پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مُزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے○“

١٨. فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا.

(البقرة، ٢: ٢٠٠)

”پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منٰی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدّتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔“

١٩. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ.

(النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔‘‘

٢٠. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

’’اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○‘‘

٢١. وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الأنفال، ٨: ٤٥)

’’اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○‘‘

٢٢. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ○ (الرعد، ١٣: ٢٨)

’’جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے○‘‘

٢٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا○ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٤١، ٤٢)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو○ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو○‘‘

بَابٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾

١/١. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ٥﴾ [غافر، ٤٠: ٦٠].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے٥﴾۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة المؤمن، ٥/٣٧٤، الرقم: ٣٢٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٧، ٢٧١، ٢٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٧، الرقم: ١٨٠٢۔

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ محترم و مکرم کوئی شے نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٣/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَرَّهُ أَنْ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٥، الرقم: ٣٣٧٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٢، ٢٥٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥١، الرقم: ٨٧٠، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٦، الرقم: ١٨٠١۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ٥/٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٨٣، الرقم: ٦٣٩٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢٩، الرقم: ١٩٩٧۔

يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں بھی زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے جبکہ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد حدیث کہا ہے۔

٤/ ٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی جوہر) ہے۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥/ ٥. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٥/ ٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣١٧، الرقم: ٢٥٣٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ١٩١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/ ١١٣۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ٤/ ٤٤٨، الرقم: ٢١٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٠٩، —

الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو نہیں بدل سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے فرمایا، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٦/٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم

-------- الرقم: ٢٩٨٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧،٢٨٠،٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٤٠،٢٢٤٦٦،٢٢٤٩١، والبزار في المسند،٦/٥٠١ الرقم: ٢٥٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ١٠٠، الرقم: ١٤٤٢، والحاكم في المستدرك،١/ ٦٧٠، الرقم: ١٨١٤۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب في المشيئة والإرادة، ٦/٢٧١٥، الرقم: ٧٠٢٦، وأيضًا في الأدب المفرد،١/٢٣٠، الرقم: ٦٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت، ٤/٢٠٦٣، الرقم: ٢٦٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥١، الرقم: ١٠٤٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٦٢۔

میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے، کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٧/٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَنَسٍ ﷺ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا ردّ نہیں ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت انس ﷺ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في أن الدعاء لا يُرَدُّ بين الأذان والإقامة، ١/٤١٥، الرقم: ٢١٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب في العَفو والعافية، ٥/٥٧٦، الرقم: ٣٥٩٤، ٣٥٩٥، والنسائي في السنن الكبرى،٦/٢٢، الرقم:٩٨٩٥ـ٩٨٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٩، الرقم: ١٢٢٢١، ١٢٦٠٦، ١٣٦٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١، الرقم: ٢٩٢٤٧، وأبو يعلى في المسند،٦/٣٦٣، الرقم:٣٦٧٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٩٢، الرقم: ١٥٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٨، الرقم:٥١٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٠٢۔

٨/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ ﷻ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا كَانَ فِيْکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور (قبولیت کی) اُمید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروانہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠۔٢١٥٤٤، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ١٢/١٩، الرقم: ١٢٣٤٦۔

٩/٩. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَکُ: وَلَکَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابودرداء ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٠. عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَکٌ مُوَكَّلٌ. كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِيْنَ. وَلَکَ بِمِثْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/٢٠٩٤، الرقم: ٢٧٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٥٢، الرقم: ٢٧٥٩٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٦٨، الرقم: ٩٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٥٨۔ ٢٩١٦١۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/٢٠٩٤، الرقم: ٢٧٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٥٢، الرقم: ٢٧٥٩٩، والطبراني في الدعاء، ١/٣٩٥، الرقم: ١٣٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٣، وابن غزوان في كتاب الدعاء، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٣۔

’’حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے اس بھائی کے لئے نیک دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو (جیسے تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب (یعنی غیر موجود) شخص (اِخلاص کے ساتھ) دوسرے شخص کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في دعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب، ٤/٣٥٢، الرقم: ١٩٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ /٢١، الرقم: ٢٩١٥٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٣١، الرقم: ٣٢٧، ٣٣١، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٨، الرقم: ٦٢٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٣٢٨۔ ١٣٣٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٦٩، الرقم: ١٤٩٠ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٤٣، الرقم: ٤٧٣٤۔

١٢/١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے لئے والد کی بدعا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب الدعوات، باب (٤٨)، ٥/٥٠٢، الرقم: ٣٤٤٨، أبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب الدعاء بظهر الغيب، ٤/٨٩، الرقم: ١٥٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، ٢/١٢٧٠، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٧، الرقم:١٠٧١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٦، الرقم: ١٤٢١، والبخاري في الأدب المفرد/٢٥١، ١٦٩، الرقم: ٣٢، ٤٨١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٢، الرقم: ٢٤، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٩٢، الرقم: ١٣١٣ـ١٣١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٥، الرقم: ٦١٨٥ـ

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، —

وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ. فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ. فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا. فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم (کرنے) کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم (کرنے) کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو

--------- ٤/١٩٩٤، الرقم: ٢٥٧٧، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٤٨)، ٤/٦٥٦، الرقم: ٢٤٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢٢، الرقم: ٤٢٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٤، الرقم: ٢١٤٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٢، الرقم: ٢٩٥٥٧، والبزار في المسند، ٩/٤٤١، الرقم: ٤٠٥٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٦٩، الرقم: ٧٦٠٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٩٣، الرقم: ١١٢٨٣، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٢٥۔

سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٤/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ مُسْتَقِيْمُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔‘‘

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٦٦)، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، الرقم:٦٦٥٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم: ١٨١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١١، الرقم:٥١٠٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٩، الرقم: ٦٢، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٩٢۔

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مستقیم الاسناد ہے۔

١٥/١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يُعْطَى أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ، بِالدُّعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (مانگنا) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مزید فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اُتری۔ سو اے اللہ کے بندو! دعا کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔''

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٨، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، ٦٧٥، الرقم: ١٨١٥، ١٨٣٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٥٠، الرقم: ٨٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٥، الرقم: ٢٥٢٦۔

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٢)، ٥/٤٥٦، الرقم: —

١٦/١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ ﷻ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو یعلی، حاکم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٧/١٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا. قَالُوْا: إِذَا نُكْثِرُ. قَالَ: اَللهُ أَكْثَرُ.

.... ٣٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٠، الرقم: ٦٦٥٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٧-٦٦٨، الرقم: ١٨٠٦-١٨٠٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٢٩، الرقم: ٦٥٨، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٩١۔

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٢، الرقم: ٢٩١٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨، الرقم: ١١١٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم: ١٨١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٩٢، الرقم: ٩٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٧، الرقم: ٤٣٦٨، وابن الجعد في المسند، ١/٤٧٢، الرقم: ٣٢٨٣۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے: یا تو اس کی دعا کو فوراً قبول فرما لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (سے زیادہ قبول فرمانے والا) ہے۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٨/١٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّيْنِ، وَنُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

١٩/١٩. وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَيُدِرُّ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، تَدْعُوْنَ اللهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ.

١٨-١٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/٣٤٤، الرقم: ٤٣٩، وأيضًا، ٣/٣٤٦، الرقم: ١٨١٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٩، الرقم: ١٨١٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٣، الرقم: ٣٠٨٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١١٦، الرقم: ١٤٣، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/٤١، الرقم: ١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٤٧۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔‘‘

اسے امام ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ (وہ چیز دعا ہے سو تم) اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہا کرو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔‘‘ اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَيُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: أَبٰى عَبْدِي أَنْ يَدْعُوَ غَيْرِي يَدْعُوْنِي فَأُعْرِضَ عَنْهُ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ بندہ پھر (اللہ تعالیٰ کو) پکارتا ہے، تو

۲۰: أخرجه الطبراني في الدعاء، ۱/۲۸، الرقم: ۲۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۶/۲۰۸، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ۳۷۵، الرقم: ۷۰۸۸، وابن رجب الحنبلي في شرح حديث لبيك، ۱/ ۱٤۰۔

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا۔ وہ مجھے ہی پکارتا رہا حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر (کہتا ہوں) کہ میں نے اس کی دعا قبول کر لی ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: إِنِّي لَا أَحْمِلُ هَمَّ الإِجَابَةِ وَلٰكِنْ هَمَّ الدُّعَاءِ، فَإِذَا أَتْمَمْتُ الدُّعَاءَ عَلِمْتُ أَنَّ الإِجَابَةَ مَعَهُ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه فرماتے ہیں: مجھے قبولیت کی فکر نہیں ہوتی بلکہ میں دعا کی فکر کرتا ہوں۔ سو جب میں دعا کو پورا کرتا ہوں تو جان جاتا ہوں کہ قبولیت اس کے ساتھ ہی ہے۔‘‘

۲۲/۲۲. قَالَ أُوَيْسُ الْقَرْنِيُّ رضی الله عنه: اَلدُّعَاءُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ أَفْضَلُ مِنَ الزِّيَارَةِ وَاللِّقَاءِ لِأَنَّهُمَا قَدْ يُعْرَضُ فِيهِمَا التَّزَيُّنُ وَالرِّيَاءُ.

’’حضرت اویس قرنی رضی الله عنه نے فرمایا: (اپنے بھائی کے) پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرنا (اس کی) زیارت اور ملاقات سے افضل ہے کیونکہ ان دونوں میں کبھی تکلف اور ریاء کا عمل دخل ہوتا ہے۔‘‘

۲۳/۲۳. قِيلَ: مَرَّ مُوسَى عليه السلام بِرَجُلٍ يَدْعُو وَيَتَضَرَّعُ، فَقَالَ مُوسَى عليه السلام: إِلٰهِي، لَوْ كَانَتْ حَاجَتُهُ بِيَدَيَّ قَضَيْتُهَا، فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنَا أَرْحَمُ

۲۱: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۳/۳۵۰۔

۲۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى/ ٤٤۔

۲۳: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲٦۷۔

بِهِ مِنْکَ، وَلٰـكِنَّهُ يَدْعُوْنِي، وَلَهُ غَنَمٌ، وَقَلْبُهُ عِنْدَ غَنَمِهِ، وَإِنِّي لَا أَسْتَجِيْبُ لِعَبْدٍ يَّدْعُوْنِي وَقَلْبُهُ عِنْدَ غَيْرِي. فَذَكَرَ مُوْسَى عليه السلام لِلرَّجُلِ ذَالِکَ، فَانْقَطَعَ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِقَلْبِهِ فَقُضِيَتْ حَاجَتُهُ.

’’مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دعا کر رہا تھا اور گڑگڑا رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الٰہی! اگر اس کی حاجت میرے پاس ہوتی تو میں پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ پکارتا مجھے ہے اور دل اس کا اپنی بکریوں کے پاس ہوتا ہے اور میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے بیان فرمائی پھر اس نے ہر طرف سے تعلق توڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر دل سے دعا کی تو اس کی حاجت پوری فرما دی گئی۔‘‘

٢٤/٢٤. قَالَ الْأُسْتَاذُ الشَّيْخُ أَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رحمه الله: اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الْحَاجَةِ، وَمُسْتَرُوْحُ أَصْحَابِ الْفَاقَاتِ، وَمَلْجَأُ الْمُضْطَرِّيْنَ، وَمُتَنَفَّسُ ذَوِي الْمَآرِبِ.

’’اُستاد ابوعلی دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: دعاء قضائے حاجات کی چابی ہے اور فاقہ مستوں کے لئے راحت کا سبب ہے۔ مجبوروں کے لئے جائے پناہ ہے اور حاجت مندوں کے لئے آرام گاہ (یعنی سکون کا سانس لینے) کا سبب ہے۔‘‘

٢٥/٢٥. قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رحمه الله: خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْخَلْقَ،

٢٤: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٤۔

٢٥: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٤۔

وَقَالَ: نَاجُوْنِي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَانْظُرُوْا إِلَيَّ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَاسْمَعُوْا مِنِّي، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَكُوْنُوْا بِبَابِي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَأَنْزِلُوْا حَاجَاتِكُمْ بِي.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا: مجھ سے باتیں کرو، اگر یہ نہ کرسکو تو میری طرف دیکھو، اگر یہ بھی نہ کرسکو تو میری بات سنو، اگر یہ بھی نہ کرسکو تو میرے دروازے پر رہو اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو دعا کی صورت میں میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ۔‘‘

۲۶/۲۶. قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ الْأَعْرَجُ رحمه الله: لأَنْ أُحَرَّمَ الدُّعَاءَ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُحَرَّمَ الإِجَابَةَ.

’’حضرت ابو حازم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دعا سے محروم کر دیا جاؤں تو یہ میرے لئے زیادہ ناگوار ہوگا بہ نسبت اس بات کے کہ میں مقبولیتِ دعا سے محروم کر دیا جاؤں۔‘‘

۲۷/۲۷. يُرْوَى أَنَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ رحمه الله رَأَى الْحَقَّ سُبْحَانَهُ فِي مَنَامِهِ، فَقَالَ: إِلٰهِي: كَمْ أَدْعُوْكَ وَلَا تُجِيْبُنِي؟ فَقَالَ: يَا يَحْيَى، لِأَنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَكَ.

’’بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور عرض کیا: یا الٰہی! میں تجھے کتنا پکارتا ہوں حالانکہ تو میری پکار کا جواب عطا نہیں فرماتا؟ جواب ملا: اے یحییٰ! یہ اس لئے ہے کہ میں تیری آواز سننا پسند کرتا ہوں۔‘‘

۲۶: أخرجه القشيري في الرسالة/۲٦٥۔

۲۷: أخرجه القشيري في الرسالة/۲٦٥۔

٢٨/٢٨. قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللهُ: إِلٰهِي، كَيْفَ أَدْعُوْكَ وَأَنَا عَاصٍ؟ وَكَيْفَ لَا أَدْعُوْكَ وَأَنْتَ كَرِيْمٌ؟

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھے کیسے پکاروں؟ جبکہ میں نافرمان ہوں اور تمہیں کیونکر نہ پکاروں؟ جبکہ تو کریم ہے۔‘‘

٢٩/٢٩. قَالَ الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رَحِمَه اللهُ: إِذَا بَكَى الْمُذْنِبُ فَقَدْ رَاسَلَ اللهَ ﷻ.

’’استاد ابوعلی دقاق رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: جب گنہگار روتا ہے تو یوں سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ تک اپنا پیغام پہنچا دیا۔‘‘

٢٨: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٧۔

٢٩: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٧٠۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

٣٠/١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣١/٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ سَعْدٌ رضي الله عنه يُعَلِّمُ بَنِيْهِ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٧٩)، ٥/٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٢، الرقم: ٩٩٣٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٢٤، الرقم: ٣٩٤٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٠، الرقم: ٣٤٢٨، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٤٥٤، الرقم: ٨٠٣، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٤٧٧، الرقم: ٨٣٩، ٨٤٠۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسّير، باب ما يتعوّذ من ـــ

هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا رضی الله عنه فَصَدَّقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن میمون الْأَوْدِي رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی یوں تعلیم دیا کرتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے:) ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے (یعنی بڑھاپے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) رضی الله عنہ کے سامنے بیان

--------- الجُبن، ٣/١٠٣٨، الرقم: ٢٦٦٧، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب التعوّذ من عذاب القبر، ٥/٢٣٤١، الرقم: ٦٠٠٤، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النّبي ﷺ وتعوذه في دبر كل صلاة، ٥/٥٦٢، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من العجل، ٨/٢٦٧، الرقم: ٥٤٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٨، الرقم: ٢٩١٣٠۔

کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔‘‘

یہ حدیث امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

۳/۳۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ: أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَـلَالِ وَالإِکْرَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الإِمَامُ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَاب عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنهم، قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ۱/٤۱٤، الرقم: ۵۹۲، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ۲/۹۵، ۹٦، الرقم: ۲۹۸، ۲۹۹، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ۱/۲۹۸، الرقم: ۹۲٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/۲٦۸، الرقم: ۳۰۸۵، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۹/٤۰۵، الرقم: ۵۰۱۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/۳۳٦، الرقم: ۸۱۲، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۲/۱۸۹، الرقم: ۱۳۱۰، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۳۵۲۔

أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، اَللَّهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ کَانَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما ہوتے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت خالد الحذاء نے بھی حضرت عائشہ سے مروی حضرت عبد اللہ بن الحارث سے عاصم کی مثل یہ حدیث بیان کی ہے۔ اورحضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام

تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی)۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)۔‘‘

۴/۳۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُوْدِهِ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٤-٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا انتبه بالليل، ٥/٢٣٢٧، الرقم: ٥٩٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٥، ٥٢٨_٥٢٩، الرقم: ٧٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه(٣٠)، ٥/٤٨٢، الرقم:٣٤١٩، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب الدعاء في السجود، ٢/٢١٨، الرقم: ١١٢١، و أيضًا في السنن الكبرى، ١/١٦١، ٢٣٧، الرقم: ٣٩٧، ٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٤، ٣٤٣، الرقم: ٢٥٦٧، ٣١٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٣٦٢، الرقم:٢٦٣٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٠٣، —

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز اور سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا: مجھے (سرتا پا) نور بنا دے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣٤/٥. وفي رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے،

.... الرقم: ٣٨٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ٤٢٠، الرقم: ٢٥٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤٢٠، الرقم: ١٢١٩١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/ ١٧، الرقم: ٣٨، و أيضًا في كتاب الدعاء، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٧٦١، وابن أبي الدنيا في التهجد وقيام الليل، إسناده صحيح، ١/ ٤٢١، الرقم: ٣٨٥، وابن إسحاق في شعار أصحاب الحديث، ١/ ٦٠، الرقم: ٧٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء ١/ ٣٤٦، الرقم: ٦٤٢۔

میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے نور کو عظیم کر دے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٥. وفي رواية عنه: قَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي، وَنُوْرًا فِي قَبْرِي، وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي، وَنُوْرًا فِي سَمْعِي، وَنُوْرًا فِي بَصَرِي، وَنُوْرًا فِي شَعْرِي، وَنُوْرًا فِي بَشَرِي، وَنُوْرًا فِي لَحْمِي، وَنُوْرًا فِي دَمِي، وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللَّهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُوْرًا، وَأَعْطِنِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں، میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو عظیم فرما۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٧/٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا فَرَغَ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب التعوّذ من عذاب القبر، ٤٦٣/١، الرقم: ١٣١١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ٤١٢/١، الرقم: (١٣٠) ٥٨٨، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الدعوات، باب في الاستعاذة،ـــ

أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي ’الْفَتْحِ‘: وَاخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ هَلْ كَانَ ﷺ يَقُوْلُهُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. وفي رواية له: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ الخ. وَيُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِحَمْلِ الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ السَّلَامِ لِأَنَّ

.........٥/ ٥٨٢، الرقم: ٣٦٠٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد، ١/ ٢٥٨ـ ٢٥٩، الرقم: ٩٨٣ـ ٩٨٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب التعوّذ من عذاب القبر، ٤/ ١٠٣، الرقم: ٢٠٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التشهد والصلاة على النبي ﷺ، ١/ ٢٩٤، الرقم: ٩٠٩ـ

مَخْرَجَ الطَّرِيْقَيْنِ وَاحِدٌ وَأَوْرَدَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ بِلَفْظٍ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ وَهَذَا ظَاهِرٌ فِي أَنَّهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ذَلِكَ قَبْلَ السَّلَامِ وَبَعْدَهُ.[1]

''اور امام عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد، پس امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ میرے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو میں پیچھے چھوڑ آیا اور وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے، اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے۔ جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ ...... الخ۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس) ایک ہی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دعا فرماتے) اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ

(١) قاله العسقلاني في فتح الباري، ١١/١٩٨، ونحوه الصنعاني في سبل السلام، ٤/٣٢٣۔

یہ سلام کے بعد ہے، اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی فرماتے ہوں۔''

٨/٣٧. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسے کلمات سکھا دیں جس کے ذریعے میں اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الدعاء قبل السلام، ١/٢٨٦، الرقم: ٧٩٩، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء في الصلاة، ٥/٢٣٣١، الرقم: ٥٩٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/٢٠٧٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٩٧)، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣١، وقال: هذا حديث حسن، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ٣/٥٣، الرقم: ١٣٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦١، الرقم: ٣٨٣٥۔

٩/٣٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ ...... وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا ...... اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے)۔‘‘

اسے امام ترمذی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن حدیث کہا ہے اور امام حاکم نے صحیح کہا ہے۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٦، ٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣، ٣٢٣٥، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب العمل في الدعاء، ١/٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٠٩، الرقم: ٢١٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٨، الرقم: ١٩٣٢۔

٣٩/ ١٠. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ. وَحَسَّنَهُ ابْنُ حَجَرٍ فِي 'نَتَائِجِ الْأَفْکَارِ'.

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَأَسْأَلُکَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ﴾ (اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر ادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب (٢٣) منه، ٥/ ٤٧٦، الرقم: ٣٤٠٧، والنسائي في السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ٣/ ٥٤، الرقم: ١٣٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٥، الرقم: ١٧١٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٦، الرقم: ٢٩٣٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٣١٠، الرقم: ١٩٧٤، والطبراني في المعجم الکبير، ٧/ ٢٩٤، الرقم: ٧١٧٩، وأيضًا في الدعاء، ١/ ٢٠٠، الرقم: ٦٢٦، والعسقلاني في نتائج الأفکار، ٣/ ٧٤۔

ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے اور امام ابن حجر نے بھی ’نتائج الافکار‘ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

٤٠/١١. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا، وَاللهِ، أُحِبُّکَ. قَالَ: أُوْصِيْکَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: اَللَّهُمَّ، أَعِنِّي عَلَى ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت معاذ بن جبل ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/ ٨٦، الرقم: ١٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٢، الرقم: ٩٩٣٧، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/١٨٧، الرقم: ١٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٤٤، الرقم: ٢٢١٧٢، والبزار في المسند، ٧/ ١٠٤، الرقم: ٢٦٦١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٦٥، الرقم: ٢٠٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٦٠، الرقم: ١١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٧، الرقم: ١٠١٠۔

ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بخدا! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ (اے اللہ! تیرے ذکر، تیرے شکر اور احسن طریقے سے تیری عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔‘‘

اسے امام ابو داود، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے اسے بخاری ومسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔

٤١/ ١٢. عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَکَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِجْلِسْ فَإِنَّهُ

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ١/ ٢٦٤، الرقم: ١٠٠٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٠٣، الرقم: ٩٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣١٦، الرقم: ٢٠٨٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٣٩٥، الرقم: ٦٧٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/ ١٩٠، الرقم: ٢٨٦٧۔

لَمْ يَهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِکَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔(پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھا لی دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہوکر دوگانہ پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤٢/١٣. عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشَهَّدُ وَأَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة،—

إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَکَ وَلَا دَنْدَنَةَ[(۱)] مُعَاذٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو صالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

.... ۱/ ۲۱۰، الرقم: ۷۹۲، وابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التشهد والصلاة على النبي ﷺ، ۱/ ۲۹۵، الرقم: ۹۱۰، وأيضًا في کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ۲/ ۱۲٦٤، الرقم: ۳۸٤۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ٤۷٤، الرقم: ۱۵۳۹۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/ ۳۵۸، الرقم: ۷۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۳/ ۱٤۹، الرقم: ۸٦۸، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱/ ۲۸۲، الرقم: ٤٦۷، والکناني في مصباح الزجاجة، ۱/ ۱۱۲، الرقم: ۳۳۵۔

(۱) قال ابن خزيمة: قال أبو بکر: الدندنة: الکلام الذي لا يفهم۔

٤٣/ ١٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اَسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٤/ ١٥. عَنْ أَبِي مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبًا (الْأَحْبَارَ) ﷺ حَلَفَ لَهُ بِاللهِ الَّذِي

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ٢/ ٨٣، الرقم: ١٥٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩٤، ١٠٢، الرقم: ٧٢٩، ٨٠٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٥٨، ٣٦٦، الرقم: ٧٢٣ـ٧٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٢٩٧، الرقم: ١٩٦٦، ٢٠٢٥، والطيالسي في المسند، ١/ ٢٢، الرقم: ١٥٢، والبزار في المسند، ٢/ ١٦٨، الرقم: ٥٣٦، والدارقطني في السنن، ١/ ٢٩٦، الرقم: ١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٣٢، ١٨٥، الرقم: ٢١٧٢، ٢٨٤٢ـ

١٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء وعند الانصراف من الصلاة، ٣/ ٧٣، الرقم: ١٣٤٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/ ٤٠٠، الرقم: ١٢٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٦٦، الرقم:—

فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسَى عليه السلام إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللهِ عليه السلام كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اَللَّهُمَّ، أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَحَدَّثَنِي کَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا رضی الله عنه حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صلی الله عليه وآله وسلم کَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا مندی کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے

-------- ٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٣/٨، الرقم: ٧٢٩٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦٥/٨، الرقم: ٥٩۔

اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤٥/١٦. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رضي الله عنهما صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ[1] الصَّلَاةَ فَقَالَ: أَمَّا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِيٌّ غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي

١٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب (٦٢) نوع آخر، ٣/٥٤، الرقم: ١٣٠٥، ١٣٠٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٨، الرقم: ١٢٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٤، الرقم: ١٨٣٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٥، الرقم: ٢٩٣٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٠٤، الرقم: ١٩٧١، والبزار في المسند، ٤/٢٢٨ـ٢٣٠، الرقم: ١٣٩٢ـ١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٥، الرقم: ١٩٢٣، والطبراني في الدعاء، ١/١٩٩، الرقم: ٦٢٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٣٣ـ

(١) الإيجاز: التخفيف

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ[١] فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَی، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ[٢]، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلَی لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الشَّوْکَانِيُّ: رِجَالُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا۔ اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَی، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ،

---

(١) القصد: التوسط في الأمور بلا إفراط أوتفريط

(٢) ينفد: ينتهي

وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلَی لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے۔ تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے فقر اور غنی ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضا مندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلب گار ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام شوکانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

٤٦/١٧. عَنْ زَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ

١٧: أخرجه النسائي في السنن، کتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الکرسي دبر کل صلاة، ٦/ ٣١، الرقم: ٩٩٣١۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. حَتّٰی بَلَغَ مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔‘‘ اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/ ١٨. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّی الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، رزقِ حلال اور عملِ مقبول کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٢٥، والنسائي في السنن الکبری، ٦/٣١، الرقم: ٩٩٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٤، الرقم: ٢٦٥٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٥۔

٤٨/١٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اَللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ عليهم السلام أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عزوجل أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی بندۂ (مومن) ایسا نہیں جو ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلَهِي، وَإِلٰـهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ عليهم السلام أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیھم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔)

١٩: أخرجه ابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/٥٢، الرقم: ١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/٣٨٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨١، الرقم: ١٩٧٠، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٤، الرقم: ٣٤٧٥، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٢/١٧١۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو نا کام واپس نہیں لوٹاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

٤٩/ ٢٠. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضی الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

’’حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔‘‘

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٦٥، الرقم: ٦١٠، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/٣٦٢، الرقم: ٤٤٤٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ٤/١٢٥، الرقم: ٣٨٧٥، ٨/٢٢٧، الرقم: ٧٨٩٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٢٢، الرقم: ٥٩٤٢، وابن السُّنّي في عمل اليوم والليلة، ١/٤٥، الرقم: ١١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥۔

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابن السُّنِّی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۱. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَا دَنَوْتُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صلی الله عليه وآله وسلم فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُوْ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الدَّعْوَاتِ لَا يَزِيْدُ فِيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَخَطَايَايَ، اَللَّهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی کمی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَخَطَايَايَ، اَللّٰهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔‘‘

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۰۰، ۲۵۱، الرقم:۷۸۱۱، ۷۹۸۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۷۵، الرقم: ۱۹۳۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۲، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الزبير بن خريق وهو ثقة، والقزويني في التدوين، ۳/۲۵۲، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۲/۱۷۰۔

اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

٢٢/٥١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ مَقَامِي بَيْنَ كَتِفَي رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ﴾ (اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن السنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٥٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٥٧، الرقم: ٩٤١١، وابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/٤٦، الرقم: ١٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨٠، الرقم:١٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٠۔

٢٣–٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ١/٢٦٩، ٢٧٠، الرقم: ٣٠٩٨۔٣٠٩٩، ٣١٠١۔

وَأَسْأَلُکَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو، اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اس سے نجادت دلادی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو)۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٣/ ٢٤. وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ سَلَّمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں)۔‘‘ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٢٥. وفي رواية: عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ﷺ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ﷺ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں)۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٥/٢٦. وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طُرُقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَاسْأَلِ اللهَ وَارْغَبْ إِلَيْهِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنهما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: ''اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جایا کریں

٢٦: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٣/٢٣٦، والسّيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٥١، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ٥/٥٠٦، والشوكاني في فتح القدير، ٥/٤٦٣، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩/١٦٦، والآلوسي في روح المعاني، ٣٠/١٧٢۔

اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔‘‘

اسے امام ابن جریر، طبری اور سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

٥٦/٢٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلَاةِ ﴿فَانْصَبْ﴾ إِلَى الدُّعَاءِ ﴿وَإِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧-٨] **فِي الْمَسْأَلَةِ. ذَکَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الذِّکْرِ.**

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہوجائیں ﴿وَإِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔‘‘

اسے امام سیوطی نے ذکر کیا اور فرمایا: امام ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ’الذکر‘ میں اسے روایت کیا ہے۔

٥٧/٢٨. وَأَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ قَتَادَةَ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧] **قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِکَ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ. ذَکَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْجَصَّاصُ.**

’’امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔‘‘

٢٧: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٨/ ٥٥١، والشوکاني في فتح القدير، ٥/ ٤٦٣۔

٢٨: أخرجه السّيوطي في الدر المنثور، ٨/ ٥٥٢، والجصاص في أحکام القرآن، ٥/ ٣٧٣، والنحاس في الناسخ والمنسوخ، ١/ ٧٧٣۔

اسے امام سیوطی اور جصاص نے ذکر کیا ہے۔

٢٩/٥٨. عَنْ قَتَادَةَ وَالضَّحَّاکِ وَمُقَاتِلٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَی: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ أَي إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ فَانْصَبْ إِلَی رَبِّکَ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسَأَلَةِ يُعْطِکَ.

رَوَاهُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت قتادہ، ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔‘‘

اسے امام فخر الدین رازی، بغوی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٩: أخرجه الرازي في التفسير الكبير، ٨/٣٢، والبغوي في معالم التنزيل، ٤/٥٠٣، والسّيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٥، والسمعاني في تفسيره، ٦/٢٥٢، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩/١٦٦، والشوكاني في فتح القدير، ٥/٤٦٢۔

بَابٌ فِي الأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد کے اَذکار کا بیان﴾

٥٩/١. عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ. وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وفي رواية مسلم: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اَللَّهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں فرمایا کرتے تھے (اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے:) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے (اور مسلم کی روایت میں ہے:) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے: ﴿**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى**

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ٢٨٩/١، الرقم: ٨٠٨، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ٢٣٣٢/٥، الرقم: ٥٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ٤١٤/١، الرقم: ٥٩٣، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ٩٦/٢، الرقم: ٢٩٩۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٦٠. عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَی الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: کَتَبَ مُعَاوِيَةُ ﷺ إِلَی الْمُغِيْرَةِ ﷺ: اُکْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَی عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: (وفي رواية:) کَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب القدر، باب لا مانع لما أعطی اللّٰه، ٦/٢٤٣٩، وأيضًا في کتاب الاعتصام بالکتاب والسّنة، باب ما يکره من کثرة السؤال وتکلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٥٩، الرقم:٦٨٦٢، ومسلم في الصحيح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم: (١٣٧-١٣٨)٥٩٣، وأبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذ أسلم، ٢/٨٢، الرقم:١٥٠٥، والنسائي في السن، کتاب السهو، باب عدد التهليل والذکر بعد التسليم، ٣/٧٠، الرقم: ١٣٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٧، الرقم: ١٨١٨٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٦۔

وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِکَ الْقَوْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ورّاد کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجئے جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے سنتا (اور ایک روایت میں فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔) امام ابن جُریج نے فرمایا کہ مجھے حضرت عبدہ نے بتایا کہ انہیں (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام) ورّاد نے بھی ایسے ہی بتایا، پھر مجھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس حدیث کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرماتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٦١. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: کَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ فِي دُبُرِ

:٣ أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٢، الرقم: ١٥٠٦ـ١٥٠٧، والنسائي في السنن، کتاب السهو، باب عدد التهليل والذکر بعد التسليم، ٣/٧٠، الرقم: ١٣٤٠، وأيضًا في السنن الکبری، ١/٣٩٨، الرقم: ١٢٦٣، ٦/٣٨، الرقم: ٩٩٥٦، والشافعي في المسند، ١/٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤، الرقم: ١٦١٥٠ـ

کُلِّ صَـلَاةٍ حِیْنَ یُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَی کُلِّ شَيءٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ. وَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ کُلِّ صَـلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَـلَاتِهِ یَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَی ...... فذکر الحدیث.

’’حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) کہا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَی کُلِّ شَيءٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (ممکن) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لیے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: ’’حضور نبی اکرم ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے

بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔‘‘

٤/٦٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ. وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ. وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ. فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ. وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللهُ أَكْبَرُ پڑھا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ پڑھا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٨، الرقم: ٥٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧١، الرقم: ٨٨٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٥٩، الرقم: ٢٠١٦، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٤٥، الرقم: ٦٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٨٧، الرقم: ٢٨٤٨، وابن القيم في الوابل الصيب/١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠١۔

اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥/٦٣. وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا صَلَّيْتُمْ صَلَاةَ الْفَرْضِ لَا تُعْتِقُوْا فِي عَقْبِ كُلِّ صَلَاةٍ رَقَبَةً فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا طَاقَةٌ ذَالِكَ فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَرْضَ فَقُوْلُوْا فِي عَقْبِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً. رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو کیا تم نہیں چاہتے کہ ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس عمل کی طاقت نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لئے اتنا اجر لکھ دیا جائے گا کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا ہے۔‘‘ اسے امام قزینی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار القزوين، ٢/١١٨۔

٦٤/٦. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللَّهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ. قَالَ الْوَلِيْدُ: فَقُلْتُ لِلأَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو صاحب سلامتی ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال و اکرام تو بڑی برکت والا ہے۔) حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا: یوں کہتے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٥/٧. عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ﷺ قَالَ: صَلَّى رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي ﷺ فَسَمِعَهُ حِيْنَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ ثُمَّ صَلَّى إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما حِيْنَ سَلَّمَ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ مِثْلَ ذَلِكَ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩١۔

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا انتهى إلى قوم فجلس إليهم، ٦/٩٨، الرقم: ١٠١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٣٩، الرقم: ١٣٢٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢۔

فَضَحِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَضْحَکَکَ؟ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ إِلَی جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا قُلْتَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِکَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی، تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ﴿أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ پھر اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہیں بھی اسی طرح کی دعا مانگتے ہوئے سنا، تو وہ آدمی ہنس پڑا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: کس بات نے تمہیں ہنسایا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی وہی پڑھتے ہوئے سنا جو آپ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۸/٦٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: کَانُوْا يُحِبُّوْنَ (وفي رواية: کَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ) إِذَا قَضَی الرَّجُلُ الصَّلَاةَ أَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ.

۸: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۸/١٦٧، الرقم: ٤٧٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام ﷺ) پسند کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے مستحب جانتے تھے) کہ جب کوئی شخص اپنی نماز پڑھ چکے تو یہ کہے: ﴿اَللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تجھی سے ہے، اور اے جلال و اکرام والے رب! تو برکت والا ہے۔)‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩/٦٧. وفي رواية: عَنْ صُهَيْبِ بْنِ زُفَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُنَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مِثْلَ الَّذِي تَقُوْلُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت صہیب بن زفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز

٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٥، وأيضًا، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦١، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٢١٩، الرقم: (١)٥٣٤۔

پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات پڑھتے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہی کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦٨/ ١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کے بعد) تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٩/ ١١. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا

١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/ ٨٦، الرقم: ١٥٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١١٩، الرقم: ١٠٢٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٩٤، ٣٩٧، الرقم: ٣٧٤٤، ٣٧٦٩-٣٧٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ١٥٩، الرقم: ١٠٣١٧، والشاشي في المسند، ٢/ ١٣٨، الرقم: ٦٧٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ٣٤٨-

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفته، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذي في السنن، كتاب الدعوت، باب منه (٢٥)، ٥/ ٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/ ٧٥، الرقم: ١٣٤٩-

يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اَذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر (پڑھنا) بھی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲/۷۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ: يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذَالِکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ

۱۲: أخرجه أبو نعيم في مسند أبي حنيفة، ١/١٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٢٥) منه، ٥/٤٧٨، الرقم: ٣٤١٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ٤/٣١٦، الرقم: ٥٠٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٩، الرقم: ٩٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٣، الرقم: ١٠٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٤، الرقم: ٦٩١٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٣٣، الرقم: ٣١٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٥٤، الرقم: ٢٠١٢۔

مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَذَالِکَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَکُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهُ وَيَأْتِيْهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَکِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهَا.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ دس دفعہ اَلْحَمْدُ ِللهِ اور دس دفعہ اَللهُ اَکْبَرُ پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ ۳۴ دفعہ اَللهُ اَکْبَرُ پڑھے جبکہ سونے لگے اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ ِللهِ اور ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللهِ پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے (اسے یہ اذکار بھلا کر) کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے، جب کہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣/٧١. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوا اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه(٢٥)، ٥/٤٧٩، الرقم: ٣٤١٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/٧٦، الرقم: ١٣٥٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤٠١، الرقم: ١٢٧٣، وأيضًا، ٦/٤٧، الرقم: ٩٩٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨٤، ١٩٠، الرقم: ٢١٦٤٠، ٢١٧٠٢، والدارمي في السنن، ١/٣٦٠، الرقم: ١٣٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٧٠، الرقم: ٧٥٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٦٠، الرقم: ٢٠١٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٠٧، الرقم: ١١٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٣٨٣، الرقم: ٩٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٤٥، الرقم: ٤٨٩٨، وأيضا في الدعاء، ١/٢٣٢، الرقم: ٧٣١، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٢٤، الرقم: ٨٤۔

’’حضرت زید بن ثابت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام ﷺ کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **تسبیح** (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ **تحمید** (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ **تکبیر** (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار **سبحان اللہ**، تینتیس بار **الحمد للہ** اور چونتیس بار **اللہ اکبر** پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تہلیل (یعنی لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ) کو شامل کر لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۴/۷۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَعَشْرَ تَكْبِيْرَاتٍ وَعَشْرَ تَحْمِيْدَاتٍ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمَائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يُصِيْبُ فِي يَوْمٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ.

۱۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ٦/٤٦، الرقم: ٩٩٨٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٧٥، الرقم: ٧٤٨٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٤٣۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ۱۵۰ اور میزان میں ۱,۵۰۰ ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں ۲,۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، اور اسی سے ملتی جلتی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

٧٣/١٥. عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيُكَبِّرَ عَشْرًا وَيَحْمَدَ عَشْرًا فَذَالِکَ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٍ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَذَالِکَ مِائَةٍ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ بِالْمِيْزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں

١٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ٦/٤٦، الرقم: ٩٩٨١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/٢١٦، الرقم: ٧١٨٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١/٥٥١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٤٨، والعيني في عمدة القاري، ٦/١٣١۔

سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمدللہ پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ۱۵۰ مرتبہ زبان پر اور میزان میں ایک ہزار کے برابر ہیں اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ زبان پر ۱۰۰ مرتبہ اور میزان میں ۱,۰۰۰ کے نیکیوں کے برابر ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ۲,۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٧٤. عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّةِ جَاءَتْ أُمُّ مَالِكٍ رضي الله عنها بِعَكَّةِ سَمَنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِـلَالًا فَعَصَرَهَا ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوْءَةٌ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنَزَلَ فِيَّ شَيءٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ، قَالَتْ: رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدْيَتِي قَالَ: فَدَعَا بِـلَالًا فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَنِيْئًا لَكِ يَا أُمَّ مَالِكٍ هَذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللهُ ثَوَابَهَا ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرًا، وَاللهُ أَكْبَرُ عَشْرًا.

١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدا ﷺ، ٦/٣٢٢، الرقم: ٣١٧٦٠، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٦/١٧٧، الرقم: ٣٤٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٤٥، الرقم: ٣٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٩، وأيضًا، ١٠/١٠٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٩٥٦، الرقم: ٤٢٠٦، والعسقلاني في الإصابة، ٨/ ٢٩٨، والعيني في عمدة القاري، ٦/١٣١۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ ثِقَةٌ وَلَكِنَّهُ اخْتَلَطَ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت ام مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ام مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔''

اس حدیث کو امام ابن شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۷۵/۱۷. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما يقال في دبر الصلوات، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٣، الرقم: ١٠٦٥٠، والبزار في المسند، ٣/١٠۔

رضي الله عنه عِنْدَ فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَجِدُ بِالْقِرَبِ قَالَتْ: وَأَنَا وَاللهِ إِنِّي أَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرَّحَا فَقَالَ لَهَا: ائْتِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَدْ أَتَاهُ سَبْيٌ ائْتِيهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُكِ خَادِمًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَتَاهُمَا فَقَالَ: إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لِأُخْدِمُكُمَا خَادِمًا وَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ فَإِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ: تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: فَمَا أَعْلَمُنِي تَرَكْتُهَا بَعْدَ قَالَ لَهُ ابْنُ الْكُوَاءِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه: قَاتَلَكُمُ اللهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ وَلَا لَيْلَةَ الصِّفِّيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضي الله عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں چلی گئی، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں۔ اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ (یا فرمایا:) اور

اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ تعالیٰ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم سے جنگ کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٧٦/ ١٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا۔‘‘

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في المعوّذتين، ٥/ ١٧١، الرقم: ٢٩٠٣، وأبو داود، في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/ ٨٦، الرقم: ١٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الأمر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة، ٣/ ٦٨، الرقم: ١٣٣٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/ ٦٨، الرقم: ١٣٣٦، وابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/ ١٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/ ٣٨٣، الرقم: ٩٢٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٥٧٢۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٩/٧٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ: وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ أَحَدُهَا صَحِيْحٌ، وَقَالَ شَيْخُنَا أَبُو الْحَسَنِ: هُوَ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَصَحَّحَهُ، وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ وَإِسْنَادُهُ بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ جَيِّدٌ أَيْضًا.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ بِأَسَانِيْدَ وَأَحَدُهَا جَيِّدٌ.

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ الْقَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ فِي 'الْوَابِلِ الصَّيِّبِ': وَبَلَغَنِي عَنْ شَيْخِ الإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَةَ قَالَ: مَا تَرَكْتُهُ عَقِيْبَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا نِسْيَانًا.

١٩: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣٠، الرقم:٩٩٢٨، وابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/١١٠، الرقم: ١٢٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥، وأيضًا نحوه عن علي رضی الله عنه، ٢/٤٥٠، الرقم: ٢٣٩٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٤، الرقم: ٧٥٣٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/ ٩٢، الرقم: ٨٠٦٨، وأيضًا في الدعاء، ١/٢١٤، الرقم:٦٧٥، والروياني في المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٢٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٩، الرقم:٢٤٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٨٦۔

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابن السنی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بعض طرق میں ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام نسائی نے اور طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔ (امام منذری فرماتے ہیں کہ) اور ہمارے شیخ امام ابو الحسن نے بھی فرمایا: یہ امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلاۃ میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے، جبکہ امام طبرانی نے اس کے بعض طرق میں اضافہ کیا ہے، اس اضافے کے ساتھ بھی یہ سند جید اور عمدہ ہے۔

جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام طبرانی نے اسے 'المعجم الکبیر' اور 'المعجم الأوسط' میں جید اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن قیم الجوزیہ نے 'الوابل الصیب' میں بیان فرمایا: مجھ تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر نماز کے بعد اس (آیت الکرسی پڑھنے کے) عمل کو جان بوجھ کر کبھی ترک نہیں کیا (یعنی یہ ان کا عام معمول تھا)۔

۷۸/ ۲۰. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۸۳، الرقم: ۲۷۳۳، وأيضًا في الدعاء، ۱/۲۱٤، الرقم: ٦۷٤، والخلال في، من فضائل سورة الإخلاص، ۱/۱۰٥، الرقم: ٥۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۹۹، الرقم: ۲٤٦۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۱٤۸، وأيضًا، ۱۰/۱۰۲، والسّيوطي في الدر المنثور، ۲/٦۔

الْأُخْرَى. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَـلَّالُ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام منذری، ہیثمی اور سیوطی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

٧٩/ ٢١. وفي رواية أَخْرَجَ ابْنُ النَّجَّارِ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ أَعْطَاهُ اللهُ قُلُوْبَ الشَّاكِرِيْنَ وَأَعْمَالَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَثَوَابَ النَّبِيِّيْنَ وَبَسَطَ عَلَيْهِ يَمِيْنَهُ بِالرَّحْمَةِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ فَيَدْخُلُهَا. ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اعمال اور انبیاء کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنا دستِ رحمت دراز فرمائے گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

اس حدیث کو امام سیوطی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢١: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٢/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠٦/٦١۔

٨٠/٢٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّکَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَکَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (اور سلمان کی روایت میں ہے کہ) حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد

٢٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ٨٣/٢، الرقم: ١٥٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، باب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٣٠/٦، الرقم: ٩٩٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٩/٤، الرقم: ١٩٣١٢، وأبو يعلى في المسند، ١٧٨/١٣، الرقم: ٧٢١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٣٣/١، الرقم: ٦٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٥٠/١، الرقم: ١٨٣٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٣٤١/١، الرقم: ٦٣٣، والسيوطي في الدر المنثور، ١٩٦/٦، والصنعاني في سبل السلام، ١٩٩/١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣٥١/٢۔

یوں فرماتے: اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہو کہ رب صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لیے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داود کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے رب! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، نسائی اور احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

۸۱/ ۲۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيْمُ، اَللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ السُّنِّيِّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحَدِ إِسْنَادَيِ الطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی

۲۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ٦٦، ۲۸۹، الرقم: ۲٤۹۹، ۳۱۷۸، وأيضًا في الدعاء، ۱/ ۲۰۹، الرقم: ٦٥۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/ ۳۰۱، وأيضًا في تاريخ أصبهان، ۲/ ٦٦، الرقم: ۱۱۰٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/ ۱۰۱، الرقم: ۱۱۲، والواسطي في تاريخ واسط، ۱/ ۱۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۱۰۔

نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی مبارک کو چھوتے اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ﴾ (اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم و حزن کو دور فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے نیز امام ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔

۸۲/۲٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ [الصافات، ۳۷:۱۸۱]. **ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدِ اكْتَالَ بِالْجَرِيْبِ الْأَوْفَى مِنَ الْأَجْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.**

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے بارہ صاع کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔‘‘

۲٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢١١، الرقم: ٥١٢٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٤٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٥، الرقم: ٣٤٨٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/١٤١۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۸۳/۲۵. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: کُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ [الصافات، ۳۷: ۱۸۱]. **رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا : ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○) کے پڑھنے سے جانتے تھے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

۸۴/۲۶. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُوْلُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ عِنْدَ انْصِرَافِهِ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ

۲۵: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الصلاة، بابما يقول إذا سلم من الصلاة، ۲/۹٦، الرقم: ۲۹۹، والطبراني في الدعاء، ۱/۲۰۷، الرقم: ٦۵۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۰۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۷/۱٤۱۔

۲٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، کتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ۱/۲٦۹، الرقم: ۳۰۹۷، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/۲۲۷، الرقم: (۵۳٤)۲۔

الْعَالَمِيْنَ o [الصافات، ۳۷: ۱۸۱]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ o وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ o وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں o اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو o اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے o)۔'' اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۸۵. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلَاةِ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَامَ مَغْفُوْرًا لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَزَادَ: ثَلَاثًا، وَالْبَزَّارُ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَسَنَدُهُ إِلَى أَبِي الزَّهْرَاءِ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُوْ الزَّهْرَاءِ لَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، اور اسی کی

۲۷: أخرجه ابن السّني في عمل اليوم والليلة، باب نوع آخر، ۱/۱۱۴، الرقم: ۱۲۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۰۰، الرقم: ۲۴۷۲، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ۹/۳۷۵، الرقم: ۱۷۳۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۰۳، والهندي في كنز العمال، ۲/۱۳۵، الرقم: ۳۴۸۳، وابن حجر في روضة المحدثين، ۱۱/۳۵۱، الرقم: ۵۳۵۱۔

حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تو وہ بخشا ہوا (اپنی مجلس سے) کھڑا ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا اور ’’تین مرتبہ‘‘ کے لفظ کا اضافہ کیا، اور امام بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا اور مذکورہ الفاظ بھی بزار کے ہیں، اور ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کسی راوی پر جرح نہیں کی اور امام منذری نے فرمایا: اسے امام بزار نے ابو زہراء سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام ابو زہراء تک عمدہ ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے بزار نے امام ابو زہراء سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور ابو زہراء کے بارے میں جرح میں نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨٦/٢٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَللَّهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں مانگیں، روز قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: **﴿اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ﴾**

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣٧/٨، الرقم: ٧٩٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٠٠/٢، الرقم: ٢٤٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١١٢/١٠، والهندي في كنز العمال، ١٣٤/٢، الرقم: ٣٤٧٩-٣٤٨-

(اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقربین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین)۔'' اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٨٧. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَقَالَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ○﴾ [ق، ٥٠: ٣٩-٤٠] وَلِهَذَا جَاءَتِ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمُكْتُوْبَاتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.

''امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ○﴾ (سو آپ اُن باتوں پر جو وہ کہتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے○ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی○) اسی لئے سنت میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔''

٢٩: ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢١٨۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

﴿دعا میں ہاتھ اوپر اٹھانے کا بیان﴾

١/٨٨. قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ ﷺ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢/٨٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رَفْعِ الأيدي في الدُّعاءِ، ٥/٢٣٣٥، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة أوطاس، ٤/١٥٧١، الرقم: ٤٠٦٨۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء، ٥/٢٣٣٥، وأيضًا في كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في الاستسقاء، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٤، وأيضًا في كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٧، الرقم: ٣٣٧٢۔

٩٠/٣. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩١/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبِطُهُ يَسْأَلُ اللهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء، ٥/٢٣٣٥، وأيضًا في باب بعث النبي ﷺ خالد بن الوليد إلى بني جَذِيْمَةِ، ٤/١٥٧٧، الرقم: ٤٠٨٤، وأيضًا في كتاب الأحكام، باب إذا قضى الحاكم بجور، أو خلاف أهل العلم فهو ردّ، ٦/٢٦٢٨، الرقم: ٦٧٦٦، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الردّ على الحاكم إذا قضى بغير الحق، ٨/٢٣٦، الرقم: ٥٤٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٠، الرقم: ٦٣٨٢، وابن حبان في الصحيح، ١١/٥٣، الرقم: ٤٧٤٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٢٢١، الرقم: ٩٤٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١١٥۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (١٣٨)، الرقم: ٣٦٠٨/٣٩٦٩۔

بھی کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے (اور اتنے بلند کرتا ہے) یہاں تک کہ اس کی بغل (کی سفیدی) ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کہے: میں نے مانگا، میں نے مانگا لیکن مجھے کچھ نہ دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥/٩٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنی مبارک ہتھیلیوں کا رُخ اپنے چہرہ اقدس کی طرف فرما لیتے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٩٣. عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور کے سامنے کر لیتے۔''

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٣٥، الرقم: ١٢٢٣٤، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٥/٢٥٠، الرقم: ٥٢٢٦، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٥، الرقم: ٢١٧، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٣٣۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٦، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٦، الرقم: ٢١٧، ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٧/٧٧، الرقم: ١٤١٨، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٠٠، الرقم: ٧٢٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/٣٥۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/٩٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَدْعُوْ هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ نَحْوَهُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے دیکھا اور آپ ﷺ نے (نماز استسقاء میں) اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور اسی کی مثل احمد نے روایت کیا ہے۔

٨/٩٥. عَنْ سَلْمَانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ لَيَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا شَيْءَ فِيْهِمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ ﷻ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ (اس کے سامنے) دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان میں کچھ ڈالے بغیر انہیں خالی لوٹا دے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الْعَبْدُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَسَأَلَ، قَالَ اللهُ ﷻ: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي أَنْ أَرُدَّهُ.

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٨، الرقم: ١٤٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٧، الرقم: ٢٣٦٧٠، والشيباني في المبسوط، ١/١٠٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/٣٣٧، وابن عدي في الكامل، ٥/٣٢، الرقم: ١٢٠٢۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٦، الرقم: ٦١٤٨۔

٩: أخرجه في الدعاء، ١/٨٤، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٥۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک میں اپنے اس بندے سے حیا کرتا ہوں کہ میں اس کی دعا کو رد کر دوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۷/ ۱۰. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ كَمَا قَالَ الْهِنْدِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور سخی ہے۔ اسے اس بات سے حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ (دعا کے لئے اس کے سامنے) اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ان میں خیرات ڈالے بغیر واپس لوٹا دے۔''

امام متقی ہندی نے کہا کہ اس حدیث کو امام دارقطنی نے الأفراد میں روایت کیا ہے۔

۹۸/ ۱۱. عَنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اسود العامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔''

۱۰: أخرجه المتقي الهندي في كنز العمال، ۲/ ۸۷، الرقم: ۳۲۶۷۔

۱۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱/ ۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۳، وابن قدامة في المغني، ۱/ ۳۲۸، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۲/ ۱۷۱۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩٩/١٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ لَهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ الضِّيَاءُ الْمَقْدِسِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالصَّالِحِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالٍ ثِقَاتٍ، وَأَيْضًا قَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''امام محمد بن ابی یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے دیکھا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے سے قبل (دعا کے لئے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی اور صالحی الشامی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی نے بھی فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٢: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٣٣٦، الرقم: ٣٠٣، والسيوطي في فض الوعاء/٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٩، وقال: رواه الطبراني وترجم له فقال محمد بن يحيى الأسلمي عن عبد الله بن الزبير ورجاله ثقات، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/١٠٠، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٨/٥٠٩، وقال: رواه الطبراني برجال ثقات۔

١٠٠ / ١٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اَللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ عليهم السلام أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عزوجل أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی بندہ (مومن) ایسا نہیں جو ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي، وَإِلٰـهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهُ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ عليهم السلام أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ

١٣: أخرجه ابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/٥٢، الرقم: ١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/٣٨٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨١، الرقم: ١٩٧٠، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٤، الرقم: ٣٤٧٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/١٧١۔

وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔) پھر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو نا کام واپس نہیں لوٹاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/ ۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعِي أَيْدِيَهُمْ يَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَرَى مَا أَرَى بِأَيْدِي الْقَوْمِ؟ فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: نُوْرٌ. قُلْتُ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيْهِ، قَالَ: فَدَعَا، فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، اسْتَعْجِلْ بِنَا حَتَّى نُشْرِكَ الْقَوْمَ، فَأَسْرَعْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں گھر سے مسجد کی طرف نکلا (دیکھا) تو مسجد میں کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ ﷻ سے دعا مانگ رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں ان کے ہاتھوں میں) نور (دیکھ رہا ہوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی یہ نور دکھائے، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو میں نے بھی وہ نور دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو تا کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ

۱۴: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ۳/ ۲۰۲، الرقم: ۶۹۲، والطبراني في كتاب الدعاء، ۱/ ۸۵، الرقم: ۲۰۶۔

(دعا میں) شریک ہوسکیں۔ لہٰذا میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی (ان کے ساتھ شامل ہوکر) دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے **التاریخ الکبیر** اور طبرانی نے **الدعاء** میں روایت کیا ہے، مذکوہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۱۰۲/۱۵. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى، مَثْنَى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكَنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعَ يَدَيْكَ تَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِـلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع و خضوع سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی جانب رہے اور پھر کہنا: اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في التخشع في الصلاة، ۲/۲۲۵، الرقم: ۳۸۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۲۱۲، ٤٥٠، الرقم: ٦١٥، ١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٩٥، الرقم: ٧٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٠٣، الرقم: ٧٧٠، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٣٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/١٠٦، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ١/١٦٨۔

١٠٣ /١٦. عَنِ الْمُطَّلِبِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَأَّسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْکَ وَتَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اَللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِکَ فَهِيَ خِدَاجٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الإِمَامِ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ تَخْرِيْجِ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ: فِي هَذَا الْخَبَرِ زِيَادَةُ شَرْحِ ذِكْرِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اَللَّهُمَّ، وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّکَ تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَکَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَرَفْعَ الْيَدَيْنِ وَتَشَهُّدٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَهَذَا دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الْمَثْنَى.

’’حضرت مُطّلِب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور (نماز سے فراغت کے بعد بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی) مصیبت وغربت کا حال عرض کرتا ہے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتا

١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة النهار، ٢/ ٢٩، الرقم: ١٢٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة اللّيل والنّهار مثنى مثنى، ١/ ٤١٩، الرقم: ١٣٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١/ ٢١٢، ٤٥١، الرقم: ٦١٦، ١٤٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ٢٢٠ـ٢٢١، الرقم: ١٢١٢ـ١٢١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٦٧، والدارقطني في السنن، ١/ ٤١٨، الرقم: ٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٨، الرقم: ٤٣٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٤٠٧، الرقم: ٣٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٠٣، الرقم: ٧٧٠ـ

ہے، یا اللہ! (یہ عطا فرما، وہ عطا فرما) یا اللہ! جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ الصحیح میں اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: اس حدیث میں دعا میں ہاتھ اٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے: اے اللہ! اے اللہ! اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے اور انہیں اپنے چہرہ کے سامنے رکھے اور یہ کہے: اے پروردگار! اے میرے رب! اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشہد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یدین، اور دعا، اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد (اور نماز مکمل کرنے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔‘‘

١٠٤/١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اَلْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ

١٧-١٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٩، الرقم: ١٤٨٩-١٤٩٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٥٠، الرقم: ٣٢٤٧، والطبراني في كتاب الدعاء، ١/٨٦، الرقم: ٢٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٨٦، الرقم:٤٦٨-٤٦٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٤٣، وقال: أخرجه أبو داود والحاكم، وأيضًا في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢/١٧، الرقم: ٤٢٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٥١، والصنعاني في سبل السلام، ٤/٢١٩، والزرقاني في شرح الموطأ ٢/٥٩، الرقم: ١٢٣، والمناوي في فيض القدير، ١/١٨٤، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٤/٢٥٣۔

وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْکَ جَمِيْعًا.

١٠٥/ ١٨. وفي رواية: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهم بِهَذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ: وَالِابْتِهَالُ هَکَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاؤ یا ان کے برابر اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہارِ عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔ اور حضرت عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی روایت میں فرماتے ہیں کہ اظہارِ عجز اس طرح ہے: پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی پشت اپنے چہرے کے سامنے رکھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/ ١٩. وقال الإمام أبو زکريا يحيی بن شرف النَّوَوِي (٦٣١-٦٧٦ﻫ): قَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرِهِمُ السُّنَّةُ: فِي کُلِّ دُعَاءٍ لِرَفْعِ بَلَاءٍ کَالْقَحْطِ وَنَحْوِهِ أَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ وَيَجْعَلَ ظَهْرَ کَفَّيْهِ إِلَی السَّمَاءِ اِحْتَجُّوْا بِهَذَا الْحَدِيْثِ قوله: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم کَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الاِسْتِسْقَاءِ حَتَّی يُرَی بَيَاضُ ابْطَيْهِ، هَذَا الْحَدِيْثُ يُوْهِمُ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَّا فِي الاِسْتِسْقَاءِ وَلَيْسَ الْأَمْرُ کَذَلِکَ بَلْ قَدْ ثَبَتَ رَفْعُ يَدَيْهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِي الدُّعَاءِ فِي مَوَاطِنَ غَيْرَ الاِسْتِسْقَاءِ وَهِيَ أَکْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ وَقَدْ جَمَعْتُ مِنْهَا نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ

١٩: أخرجه النّووي في شرحه علی صحيح مسلم، ٦/ ١٩٠۔

حَدِيْثًا مِنَ الصَّحِيْحَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا.

’’امام ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی (٦٣١-٦٧٦ھ) نے فرمایا: ہمارے علمائے کرام اور بعض دیگر نے کہا ہے کہ ہر دعا میں جو کسی مصیبت جیسے قحط وغیرہ کے ٹالنے کے لئے ہو ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور وہ اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ دعا میں ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے حتی کہ (جب آپ ہاتھ بلند فرماتے تو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی مبارک نظر آتی تھی۔ اس حدیث کا ظاہر یہ وہم پیدا کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے جبکہ درحقیقت معاملہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز استسقاء کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے اور یہ مواقع بے شمار ہیں اور میں نے صحیحین یا ان دونوں میں کسی ایک میں سے اس طرح کی تیس احادیث جمع کی ہیں۔‘‘

١٠٧/ ٢٠. قال العلامة ابن تيمية (٦٦١-٧٢٨هـ) في الفتاوى: وَإِنْ أَرَادَ أَنَّ مَنْ دَعَا اللهَ لَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَا فَطَرَ اللهُ عَلَيْهِ عِبَادَهُ مِنْ رَفْعِ الْأَيْدِي إِلَى اللهِ فِي الدُّعَاءِ.

’’علامہ ابن تیمیہ (٦٦١-٧٢٨ھ) نے اپنے فتاوی میں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کثرت سے ثابت ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث متواتر ہیں اور اگر اس سے کسی نے یہ مراد لیا ہے

٢٠: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ٥/ ٢٦٥۔

کہ دعا کرنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے تو یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے منقول سنن متواترہ کے خلاف ہے اور اس (انسانی) فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں (یعنی مانگنے والا ہمیشہ ہاتھ بڑھاتا ہے) اور وہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ بلند کئے جائیں۔‘‘

۱۰۸/۲۱. وأخرج الإمام ابن رجب الحنبلي (۷۳٦–۷۹۵ھ): مَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الَّتِي يُرْجَى بِسَبَبِهَا إِجَابَتُهُ.

’’امام ابن رجب حنبلی (۷۳٦–۷۹۵ھ) نے ایک طویل حدیث میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کیفیتِ دعا بیان کرتے ہوئے) بیان کیا: انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ آدابِ دعا میں سے جس کے سبب امیدِ قبولیت رکھی جاتی ہے۔‘‘

۱۰۹/۲۲. وقال الإمام جلال الدّين السُّيوطي (۸٤۹–۹۱۱ھ): أَحَادِيْثُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فَقَدْ وَرَدَ عَنْهُ ﷺ نَحْوُ مِائَةِ حَدِيْثٍ فِيْهِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَقَدْ جَمَعْتُهَا فِي جُزْءٍ ﴿فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء﴾ لَكِنَّهَا فِي قَضَايَا مُخْتَلِفَةٍ فَكُلُّ قَضِيَّةٍ مِنْهَا لَمْ تَتَوَاتَرْ وَالْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّفْعُ عِنْدَ الدُّعَاءِ تَوَاتَرَ بِاعْتَبَارِ الْمَجْمُوْعِ.

’’امام جلال الدین سیوطی (۸٤۹–۹۱۱ھ) نے فرمایا: دعا کے لئے ہاتھ

۲۱: أخرجه ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۰۵۔

۲۲: أخرجه السّيوطي في تدريب الراوي، ۲/۱۸۰۔

اٹھانے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تقریبًا سو کے قریب احادیث منقول ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے ہیں ان تمام احادیث کو میں نے ایک مستقل کتاب (فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء) میں جمع کر دیا ہے اگرچہ یہ دعائیں مختلف مواقع سے متعلق ہیں مگر ان میں ہاتھ اٹھانا چونکہ قدر مشترک ہے اس لئے یہ (یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا) مجموعی اعتبار سے احادیث متواتر (سے ثابت) ہو گیا۔‘‘

بَابٌ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا﴾

١١٠/١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١١١/٢. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ٤٦٣/٥، الرقم: ٣٣٨٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٤٧/٢، الرقم: ٣٢٣٤، والحاكم في المستدرك، ٧١٩/١، الرقم: ١٩٦٧، والبزار في المسند، ٢٤٣/١، الرقم: ١٢٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٢٤/٧، الرقم: ٧٠٥٣، وعبد بن حميد في المسند، ٤٤/١، الرقم: ٣٩، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١٥٦/١، الرقم: ٢٣٦، والمناوي في فيض القدير، ١٣٨/٥۔

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٧٩/٢، الرقم: ١٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢١/٤، والطبراني في المعجم الكبير، —

دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرماتے تو (دعا کے بعد) اپنے چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/١١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتُرُوْا الْجُدُرَ، مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوْا اللهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

.... ٢٤١/٢٢، الرقم: ٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٥/٢، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١٤٥/١، الرقم: ٢١٦، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١٥٢/١۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٧٨/٢، الرقم: ١٤٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٢/٦، الرقم: ٢٩٤٠٥، والحاكم في المستدرك، ٧١٩/١، الرقم: ١٩٦٨، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤١٠/٤، الرقم: ٢٤٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٣١٩/١٠، الرقم: ١٠٧٧٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٤٣٢/٢، الرقم: ١٦٣٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٢/٢، الرقم: ٢٩٦٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٠٦/٢، الرقم: ٣٣٨٣، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١٥٢/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٩/١٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣٣٧/١١۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیواروں کو (پردوں سے) نہ چھپایا کرو اور جو شخص اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھتا ہے بیشک وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١١٣/٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَوْتَ اللهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْکَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَکَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب رفع اليدين في الدعاء، ١٢٧٢/٢، الرقم: ٣٨٦٦، وأيضًا في كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب من رفع يديه في الدعاء ومسح بهما وجهه، ٣٧٣/١، الرقم: ١١٨١، والكناني في مصباح الزجاجة، ١٤١/١، الرقم: ٤٢٢، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١٥١/١، الرقم: ٦٥، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ٢٧٥/١، الرقم: ٣٨٦٦.

٥/١١٤. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَأَنَا أَفْعَلُهُ.

''امام زہری فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں اپنے دست مبارک سینہ اقدس تک بلند فرماتے اور پھر دعا کے بعد ان کو اپنے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔''

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام معمر کو اکثر (دعا میں) ایسے کرتے دیکھا اور میرا اپنا معمول بھی یہی ہے۔

٦/١١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا

٥: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤-٣٢٣٥، وأيضًا، ٣/١٢٣، الرقم: ٥٠٠٣-

٦: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٦، الرقم: ٨٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٩١، الرقم: ١٨٦٧، والبزار عن سلمان ﷺ في المسند، ٦/٤٧٨، الرقم: ٢٥١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢٣، الرقم: ١٣٥٥٧، وابن راشد في الجامع، ١٠/٤٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٦٥، الرقم: ١١١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٥، الرقم: ٢٥٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٢١، الرقم: ٨٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٩، والهندي في كنز العمال، ٢/٨٧، الرقم: ٣٢٦٦، ٣٢٦٨-

أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ ذَالِکَ الْخَيْرَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرے پر پھیر لے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابو یعلی، بزار اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

۷/۱۱٦. وقال الإمام البيهقي (۳۸٤-٤٥۸ﻫ) في الشّعب وأما آدابه:

فَمِنْهَا: اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ دُوْنَ تَخْصِيْصِ حَالِ الشِّدَّةِ وَالْبَـلَاءِ.

وَمِنْهَا: اِفْتِتَاحُ الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَّدْعُوَ فِي دُبُرِ صَلَوَاتِهِ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَرْفَعَ الْيَدَيْنِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا الْمَنْكَبَيْنِ إِذَا دَعَا.

۷: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/٤٥۔

وَمِنْهَا: أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الدُّعَاءِ.

’’امام بیہقی رضی اللہ عنہ (٣٨٤–٤٥٨ھ) نے ’شعب الإيمان‘ میں فرمایا: آداب دعا میں سے ہے:

(انسان کا) ہمیشہ دعا پر استقامت اختیار کرنا خواہ وہ خوشحالی میں ہو اور دعا کو صرف سختی اور مصیبت کے (وقت کے) ساتھ خاص نہ کرنا۔

اور یہ کہ دعا کے آغاز اور آخر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا۔

اور یہ کہ اپنی (ہر) نماز کے بعد دعا کرنا۔

اور یہ کہ (دونوں) ہاتھوں کو دعا میں اپنے کندھوں کے برابر بلند کرنا۔

اور یہ کہ دعا سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔‘‘

بَابٌ فِي الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد بآوازِ بلند ذکر کرنے کا بیان﴾

۱۱۷/۱. عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ، إِذَا انْصَرَفُوْا، بِذَالِکَ، إِذَا سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ عہدِ نبوی ﷺ میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے) فارغ ہونے کو اسی (ذکر کی بلند آواز) سے جان لیتا جب میں اسے سنتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ۱/ ۲۸۸، الرقم: ۸۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ۱/ ۴۱۰، الرقم: (۱۲۲) ۵۸۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/ ۲۴۵، الرقم: ۳۲۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۶۷، الرقم: ۳۴۷۸۔

١١٨/٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ أکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے۔'' یہ روایت متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١١٩/٣. وفي رواية لِمُسْلِمٍ عَنْهُ: قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ یوں ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔''

٢-٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٨٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٤١٠، الرقم: (١٢٠، ١٢١) ٥٨٣، والشافعي في المسند، ١/ ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٢، الرقم: ١٩٣٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٢١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦١٠، الرقم: ٢٢٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٢٧٩، الرقم: ٢٣٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٢٤، الرقم: ١٢٢٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٨٤، الرقم: ٢٨٣٧، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٢/١٨٣، الرقم: ١٢٩٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٣٢٦، الرقم: ٨٠٦، وابن حزم في المحلى، ٤/٢٦٠، الرقم: ٥٠٦، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/٨٢۔

قال النووي في شرحه: إِنَّ ذِكْرَ اللِّسَانِ مَعَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ أَفْضَلُ مِنَ الْقَلْبِ وَحْدَهُ.(١)

''امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔''

١٢٠/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکر خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکر جلی) کرے تو میں اس سے بہتر

(١) النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٧/١٦۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في حسن الظن بالله ﷻ، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣۔

جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت بھر میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازؤوں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲۱/ ۵. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ ﷻ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَـلَائِكَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/ ٢٠٧٥، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، بابكيف يستحلف الحاكم، ٨/ ٢٤٩، الرقم: ٥٤٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٨١، الرقم: ٧٣٨٧۔

بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے دوبارہ دریافت کیا: بخدا کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا! ہم صرف اِسی مقصد سے یہاں بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بخدا! ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲/٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ. فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الدفن بالليل، ۳/۲۰۱، الرقم: ۳۱٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۸۲، الرقم: ۱۷٤۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۵۲۳، الرقم: ۱۳٦۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/۳۱، الرقم: ۳۷۰۱۔

لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنے ساتھی (کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳/۷. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ. قَالَ: وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَرَرْتُ بِکَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَکَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِکَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَکَ. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيْثِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، ارْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

۷: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ۲/ ۳۷، الرقم: ۱۳۲۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۱۸۹، الرقم: ۱۱۶۱، وابن حبان في الصحيح، ۳/۶، الرقم: ۷۳۳، والحاکم في المستدرک، ۱/۴۵۴، الرقم: ۱۱۶۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۱۸۱، الرقم: ۷۲۱۹، والبيهقي في السنن الکبرى، ۳/۱۱، الرقم: ۴۴۷۶۔

پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (رب) کو سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۲۴/۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهَذَا الإِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ ﴿**سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ**﴾ کہتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔‘‘

۸: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب ما يقول إذا فرغ من وتره، ۱۸۴/۶، الرقم: ۱۰۵۷۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۶/۳، الرقم: ۱۵۳۹۵، والحاكم في المستدرك، ۴۰۶/۱، الرقم: ۱۰۰۹۔

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۹/۱۲۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذَالِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم ذکرِ الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہیں اور اس سے اس کا مقصد رضاء الٰہی کے حصول کے سوا کچھ نہیں ہوتا تو آسمان سے ایک منادی انہیں ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ بے شک تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱٤۲، الرقم: ۱۲٤۷٦، وأيضًا في الزهد، ۱/ ۲۰۵، وأبو يعلى في المسند، ۷/۱٦۷، الرقم: ٤۱٤۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٦۰، الرقم: ۲۹٤۷۷، وأيضًا، ۷/ ۲٤٤، الرقم: ۳۵۷۱۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۱۵٤، الرقم: ۱۵۵٦، وأيضًا في المعجم الكبير، ٦/ ۲۱۲، الرقم: ٦۰۳۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ٤۰۱، ٤۵٤، الرقم: ۵۳٤، ٦۹٤۔ ٦۹۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/ ۲۳٤۔ ۲۳٦، الرقم: ۲٦۷۵۔ ۲٦۷۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۲٦۰، الرقم: ۲۳۲۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/ ۱۰۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۷٦۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ جبکہ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٢٦/ ١٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَأَحَدُهُمَا حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد نے اسے دو اسناد سے بیان کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٦، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، والطبراني في الدعاء، ١/٥٢٧-٥٢٨، الرقم: ١٨٨٨-١٨٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦.

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **آلوسی،** ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ۱۲۷۰ھ)۔ **روح المعاني فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني۔** بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

۳۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤۔ ابن اسحاق، محمد بن محمد بن احمد الحاکم، ابو احمد (۲۸۵۔۳۷۸ھ)۔ **شعار أصحاب الحدیث۔** کویت: دار الخلفاء۔

۵۔ **ابن تیمیہ،** احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **مجموع فتاوی۔** مکتبہ ابن تیمیہ۔

٦۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **زاد المسیر فی علم التفسیر۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۷۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۸۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۹۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير فی أحاديث الرافعی الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۱۰۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **روضة المحدثين**۔ برنامج منظومہ التحقیقات الحدیثیہ -المجانی- مرکز نور الاسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسکندریہ

۱۱۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۲۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۳۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

۱۴۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار**۔ دمشق، شام: دار ابن کثیر، ۱۴۲۱

۱۵۔ **ابن حیان،** ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ۔

۱٦۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۷۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۱۸۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۹۔ **خلال**، ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسنین علی البغدادی (۳۵۲ھ/ ۴۳۹ھ)۔ من فضائل سورة الإخلاص ۔ قاہرہ، مصر دمنہور ، مکتبہ لینۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۰۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۱۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ شرح حدیث لبیک۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب، مکتبہ: دار عالم الفوائد، ۱۴۱۷۔

۲۲۔ **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ عمل الیوم واللیلۃ، بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

۲۳۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔ ۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲٤۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔

۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاريخ دمشق الكبير۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۲۵۔ **ابن غزوان،** ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (م۱۹۵ھ)۔ کتاب الدعاء۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ۱۹۹۹ء۔

۲۶۔ **ابن قتیبہ،** عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ تأويل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۲ء۔

۲۷۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۸۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ **ابو داود،** سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۰۔ **ابو علا مبارک پوری،** محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۱۔ **ابو محاسن،** ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۳۲۔ **ابو نعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۳۔ **ابو نعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-

۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹٦ء۔

۳٤۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳٦۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ مسند أبی حنیفۃ۔ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ

۳٥۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔ ۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔ ۹۱۹ء)۔المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۳٦۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۷۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵٦ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۸۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ ۔

۳۹۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤۰۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند ۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٤۱۔ **بیضاوی**، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (۷۹۱ھ)۔ أنوار التنزیل۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱٦ھ/۱۹۹٦ء۔

٤٢۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٤٣۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٤٤۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٥۔ **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤٦۔ **جصاص**، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵۔۳۷۰ھ)۔ أحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ۱۴۰۵ھ۔

٤٧۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٤٨۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

٤٩۔ **ابن ابی حاتم**، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ الجرح والتعدیل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۵۰۔ **حسام الدین ہندی،** علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال في سنن الأقوال و الأفعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

۵۱۔ **حکیم ترمذی،** ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول فی أحادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۲۔ ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

۵۳۔ **دارمی،** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۵۴۔ **دارقطنی،** ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۵۵۔ **ابن ابی الدنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ کتاب التہجد وقیام اللیل۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۹۸۰ء۔

۵۶۔ **دیلمی،** ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۷۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۸۔ **رازی،** محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۵۹۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٦٠۔ ابن راشد، معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱٤٠٣ھ۔

٦١۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷٦۲ھ)۔ نصب الرایة لأحادیث الہدایة۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٦٢۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱٦۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

٦٣۔ **ابن سرایا**، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ (٦٧٧۔٧٤٥ھ)۔ سلاح المؤمن في الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٦٤۔ **سمعانی**، منصور بن محمد بن عبدالجبار السمعانی أبو المظفر (۴۲٦۔۴۸۹ھ)۔ التفسیر۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷م۔

٦٥۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

٦٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

(۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۶۸۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجه۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۶۹۔ **شاشی،** ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۷۰۔ **شافعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۷۱۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۷۲۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۷۳۔ **شیبانی،** ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد ابن ابی عاصم (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۴۔ **شیبانی،** محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ ”الأصل“ المعروف بالمبسوط۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

۷۵۔ **صنعانی،** محمد بن اسماعیل الأمیر (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

٧٦۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد(٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **الدعاء۔ بیروت،** لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٧٧۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين۔** **بیروت،** لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٧٨۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٧٩۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغير۔** **بیروت،** لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٠۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٨١۔ **طبری،** ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البيان عن تأويل أي القرآن۔ بیروت،** لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٨٢۔ **طیالسی،** ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند۔ بیروت،** لبنان: دار المعرفہ۔

٨٣۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٨٤۔ **عبد الرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف۔ بیروت،** لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٨٥۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود۔** **بیروت،** لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

٨٦۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٨٧۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٨۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين فی أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

٨٩۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

٩٠۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٩١۔ قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **مشارق الأنوار**۔ المکتبۃ العتیقہ ودار۔

٩٢۔ ابن قیم، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الذرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ **الوابل الصيب ورافع الكلم الطيب**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دارعلم الفوائد، ۱۴۲۵ھ۔

٩٣۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی**

زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۹۴۔ **مالک،** ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۹۵۔ **مزی،** ابوالحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۹۶۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۷۔ **مقدسی،** ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۸۔ **مقدسی،** ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ فضائل الأعمال ۔قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

۹۹۔ **مقریزی،** ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ مختصر کتاب الوتر۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۰۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۰۱۔ **منذری،** ابومحمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۰۲۔ **نحاس،** احمد بن محمد بن اسماعیل المرادی ابو جعفر (م ۳۳۹ھ)۔ **الناسخ والمنسوخ**۔کویت: مکتبہ الفلاح، ۱۴۰۸ھ۔

۱۰۳۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۰۴۔ **نسائی،** احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔**السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۵۔ **نسائی،** احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔**عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۶۔ **نووی،** ابو زکریا، یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۰۷۔ **نووی،** ابو زکریا، یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۸۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث+ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۹۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (اُردو ترجمہ قرآنِ حکیم)
02. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
04. حکمتِ اِستعاذہ
05. تسمیةُ القرآن
06. معارِفُ الکوثر
07. فلسفۂ تسمیہ
08. معارفِ اِسمِ اَللّٰہ
09. مَناهِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
10. لفظِ ربُ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
11. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
12. اَسمائے سورۂ فاتحہ
13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
14. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
15. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
16. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
17. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
18. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
19. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
20. فطرت کا قرآنی تصوّر
21. تربیت کا قرآنی منہاج
22. لا إکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت
24. معارِفِ آیة الکرسی
25. العِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ
26. التصوّر الإسلامی لطبیعةِ البشریة
27. نهجُ التربیةِ الإجتماعیةِ فی القرآن الکریم
28. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)
29. Qur'anic Concept of Human Guidance
30. Islamic Concept of Human Nature

B. الحدیث

31. اَلْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة
32. العَبْدِيَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّة ﴿بارگاہِ اِلٰہی سے تعلقِ بندگی﴾
33. الْبَيَان فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﴿رحمتِ اِلٰہی پر اِیمان اَفروز احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ﴾
34. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾
35. هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلَى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأوّل): اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن و حدیث سے ضابطہ رُشد و ہدایت
36. جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخرُ الأُمَّة ﴿كِتَابُ الْمَنَاقِب﴾ (اَنبیاء کرام، اہلِ بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اَولیاء و صالحین کے

فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق و تخریج)

37. الأربعين فی فضائلِ النبی الأمين ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب)

38. بُشریٰ للمؤمنين فی شفاعةِ سيدِ المرسلين ﷺ (شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب اَحادیثِ مبارکہ)

39. البدر التمام فی الصلوٰة علیٰ صاحبِ الدُّنُوّ والمقام ﷺ (درود شریف کے فضائل و برکات)

40. كَشْفُ الْأَسْرَار فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَار ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)

41. عُمْدَةُ الْبَيَان فِي عَظَمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَان ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اختیارات)

42. النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلٰى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاء ﷺ (حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت)

43. رَاحَةُ الْقُلُوْب فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْبِ ﷺ (مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)

44. اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفٰى ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسّل اور تبرک)

45. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل ﴿اَنبیاء ورُسل کے فضائل و مناقب﴾

46. العِقد الثّمين في مناقب أمهات المؤمنين ﴿اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب﴾

47. الدرة البيضاء فی مناقب فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا (سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب)

48. مرج البحرين فی مناقب الحسنين علیہما السلام (حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)

49. السيف الجلی علیٰ منکر ولاية علی علیہ السلام (اِعلانِ غدیر)

50. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام (اِمام مہدی علیہ السلام)

51. غاية الإجابة في مناقب القرابة ﴿اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾

52. اَلنَّجَابَةُ فِيْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ (صحابہ کرام و اہلِ بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

53. القول الوثيق فی مناقب الصديق رضی اللہ عنہ (صدیق اَکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

54. القَوْلُ الصَّوَاب فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بنِ الخَطَّاب رضی اللہ عنہ (فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

55. رَوْضُ الجِنَان فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان ؓ (عثمانِ غنی ؓ کے فضائل و مناقب)

56. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِب ؓ (علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب)

57. كنز الإنابة في مناقب الصّحابة ﴿صحابہ کرام ؓ کے فضائل و مناقب﴾

58. روضة السّالكين في مناقب الأولياء والصّالحين ﴿اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾

59. الكنز الثمين فى فضيلة الذكر والذاكرين (ذِکر اِلٰہی اور ذاکرین کے فضائل)

60. البَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

61. تَكْمِيْلُ الصَّحِيْفَة بِأَسَانِيْدِ الْحَدِيْث فِي الإمام أبي حَنِيْفَة ؓ

62. الأنوارُ النَّبَوِيَّة فِي الأسانيدِ الْحَنَفِيَّة (مَعَ أُحادِياتِ الإمام الأعظم ؓ)

63. الصَّـلاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقۂ نماز﴾

64. التَّصْرِيْحُ فِي صَلاةِ التَّرَاوِيْحِ ﴿بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت﴾

65. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّـلاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا اور ذکر بالجہر کرنا﴾

66. الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ ﴿گستاخانِ رسول ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

67. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوْقِ وَالآدَابِ ﴿انسانی حقوق و آداب ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

68. مِنْهَاجُ السَّـلامَة فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَة (اِقامتِ دین اور اَمن و سلامتی کی راہ)

69. تُحْفَةُ النُّقَبَاء فِي فَضِيْلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء (فروغِ علم و شعور کی اَہمیت و فضیلت)

70. أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة (عقیدۂ شفاعت: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

71. الْقَولُ الْقَوِيّ في سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ؓ (عربی)

72. اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ؓ (مع اُردو ترجمہ: اِمام حسن بصریؒ کی سیدنا علی ؓ سے ملاقات اور سماع)

73. مَرْوِيّاتُ الشَّيْخ الأَكْبَرْ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيّ الأَطْهَر ﷺ (شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات)

74. اَلْمُنْتَقَى لأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

75. The Ghadir Declaration

76. The Awaited Imam

77. Virtues of Sayyedah Fatimah سلام اللہ

اعلیها
78. Precious Treasure of the Virtues of Dhikr & Dhakireen

C. اِیمانیات

79. اَرکانِ اِیمان
80. اِیمان اور اِسلام
81. شہادتِ توحید
82. حقیقتِ توحید و رِسالت
83. اِیمان بالرسالت
84. اِیمان بالکتب
85. اِیمان بالقدر
86. اِیمان بالآخرت
87. مؤمن کون ہے؟
88. منافقت اور اُس کی علامات
89. مومن جي سنجاڻپ
90. Islam and Freedom of Human Will

D. اِعتقادیات

91. کتابُ التّوحید (جلد اوّل)
92. کتابُ التّوحید (جلد دُوُم)
93. کتاب البدعۃ ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾
94. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت
95. لفظ بدعت کا اِطلاق (اَحادیث و آثار کی روشنی میں)
96. اَقسامِ بدعت (اَحادیث و اَقوالِ اَئمہ کی روشنی میں)
97. البِدْعَةُ عِنْدَ الْأَئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِيْن (بدعت اَئمہ و محدثین کی نظر میں)
98. حیاۃُ النبی ﷺ
99. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت
100. تصورِ اِستعانت
101. کتاب التوسل (وسیلے کا صحیح تصوّر)
102. کتاب الشفاعۃ
103. عقیدۂ علمِ غیب
104. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
105. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت
106. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
107. سُنّیت کیا ہے؟
108. منہاجُ العقائد
109. التَّوَسُّل عِنْدَ الأئمَّة وَ الْمُحَدِّثِين (توسل: اَئمہ و محدثین کی نظر میں)
110. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان
111. مبادیاتِ عقیدۂ توحید
112. عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصوّر
113. عقیدۂ توحید اور اِشتراکِ صفات
114. عقائد میں اِحتیاط کے تقاضے
115. تبرک کی شرعی حیثیت
116. زیارتِ قبور
117. وسائطِ شرعیہ
118. تعظیم اور عبادت
119. Beseeching for Help (*Istighathah*)
120. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
121. Real Islamic Faith and the Prophet's Status

E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

122. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ اَوّل)
123. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ دُوُم)
124. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دُوُم)
125. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد سوُم)
126. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد چہارُم)
127. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
128. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ششم)
129. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
130. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
131. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد نہم)
132. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دہم)
133. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
134. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اَہمیت
135. سیرۃُ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت
136. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ
137. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
138. نورِ محمدی: خِلقت سے وِلادت تک (میلاد نامہ)
139. میلاد النبی ﷺ
140. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
141. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمة و المحدّثین (میلاد النبی ﷺ: ائمہ ومحدّثین کی نظر میں)
142. کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
143. معمولاتِ میلاد
144. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
145. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
146. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
147. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
148. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
149. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ
150. معارفِ اِسم محمد ﷺ
151. معارفُ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ
152. تحفة السرور فی تفسیر آية نور
153. نور الأبصار بذکر النبی المختار ﷺ
154. تذکارِ رِسالت
155. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
156. صلوۃ وسلام سنتِ اِلٰہیہ ہے
157. فضیلتِ درود وسلام
158. فضیلتِ درود وسلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
159. ایمان کا مرکز ومحور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
160. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت
161. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ ایمان کا واحد ذریعہ
162. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس
163. تحفظِ ناموسِ رِسالت
164. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
165. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول
166. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)

167. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت

168. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت

169. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت

170. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت

171. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اَہمیت

172. سیرۃُ الرسول ﷺ کی شخصی و رِسالتی اَہمیت

173. سیرۃُ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اَہمیت

174. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِقتصادی اَہمیت

175. **کشف الغطا عن معرفة الأقسام للمصطفى ﷺ**

176. مقامِ محمود

177. عالَم اَرواح کا میثاق اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

178. روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ

179. تعلق بالرّسالت: آشنائی سے وفا تک

180. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1

181. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)

182. Salawat auf den Propheten (ﷺ)

F. ختمِ نبوت

183. مناظرۂ ڈنمارک

184. عقیدۂ ختمِ نبوت

185. حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور وِلادتِ اِمام مہدی علیہ السلام (عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)

186. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

187. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

188. مرزائے قادیان کی دِماغی کیفیت

189. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

190. اَرکانِ اِسلام

191. فلسفۂ نماز

192. آدابِ نماز

193. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت

194. نماز کا فلسفۂ معراج

195. فلسفۂ صوم

196. فلسفۂ حج

H. فقہیات

197. نص اور تعبیرِ نص

198. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب

199. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار

200. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد

201. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام

202. منہاج المسائل

203. الحکم الشرعی

204. نصابِ تربیت (حصہ اَوّل)

205. **التصوّر التشریعی للحکم الإسلامی**

206. **فلسفةُ الإجتهاد و العالم المعاصر**

207. **منهاجُ الخطبات للعیدینِ و الجمعات**

208. Philosophy of Ijtihad and the Modern World

209. Ijtihad (meanings, application and scope)

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

I. رُوحانیات

210. اِطاعتِ الٰہی

211. ذکرِ الٰہی

212. محبتِ الٰہی

213. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے

214. حقیقتِ تصوّف

215. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)

216. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوم)

217. سلوک وتصوف کا عملی دستور

218. اَخلاقُ الانبیاء

219. تذکرے اور صحبتیں

220. حسنِ اَعمال

221. حسنِ اَحوال

222. حسنِ اَخلاق

223. صفائے قلب و باطن

224. فسادِ قلب اور اُس کا علاج

225. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

226. ہر شخص اپنے نشۂِ عمل میں گرفتار ہے

227. ہمارا اَصلی وطن

228. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

229. طبقاتُ العباد

230. حقیقتِ اِعتکاف

231. دل جي صفائي

232. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)

233. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)

J. اَوراد و وظائف

234. الفیوضات المحمدية ﷺ

235. الأذكار الإلـٰهية

236. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (عربی)

237. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (مع اُردو ترجمہ)

238. مناجاتِ اِمام زینُ العابدین علیہ السلام

239. الدعوات القدسية

240. أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِدِ

241. صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰى سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ (ﷺ)

242. أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰى حُرُوْفِ الْهِجَاءِ

243. صَلَاةُ الْأَكْوَان (درودِ کائنات)

244. صَلَاةُ الْمِيْلَادِ (درودِ میلاد)

245. صَلَاةُ الشَّمَائِل (درودِ شمائل)

246. صَلَاةُ الْفَضَائِل (درودِ فضائل)

247. صَلَاةُ الْمِعْرَاج (درودِ معراج)

248. صَلَاةُ السِّيَادَة (درودِ سیادت)

249. دعا اور آدابِ دعا

K. علمیات

250. اِسلام کا تصوّرِ علم

251. علم ...... توجیہی یا تخلیقی

252. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اِصلاح طلب

پہلو
253. تعلیمی مسائل پر اِنٹرویو
254. Islamic Concept of Knowledge

L. اِقتصادیات

255. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل
256. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ
257. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت
258. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟
259. اِقتصادیاتِ اِسلام ﴿تشکیل جدید﴾
260. اِسلام کا تصورِ ملکیت
261. اِسلام اور کفالتِ عامہ
262. اِسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اُصول
263. قواعدُ الإقتصادِ فی الإسلام
264. الإقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

M. جہادیات

265. حقیقتِ جہاد
266. جہاد بالمال
267. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (فلسفۂ وتعلیمات)
268. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)
269. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام
270. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

271. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)
272. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)
273. اِسلامی فلسفۂ زِندگی
274. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
275. منہاجُ الافکار (جلد اوّل)
276. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)
277. منہاجُ الافکار (جلد سُوم)
278. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج
279. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارُک
280. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ
281. خدمتِ دین کی توفیق
282. قرآنی فلسفۂ تبلیغ
283. اِسلام کا تصورِ اِعتدال وتوازُن
284. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟
285. تحریکِ منہاج القرآن: ’’اَفکار و ہدایات‘‘
286. تحریکِ منہاج القرآن: اِنٹرویوز کی روشنی میں
287. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر
288. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب ...... !
289. اجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر
290. اَہم اِنٹرویو
291. معہد منہاج القرآن
292. Islamic Philosophy of Human Life
293. Islam in Various Perspectives

O. اِنقلابیات

294. نظامِ مصطفیٰ (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)
295. حصولِ مقصد کی جدّو جہد اور نتیجہ خیزی

296. پیغمبرانہ جد و جہد اور اُس کے نتائج

297. پیغمبرِ انقلاب اور صحیفۂ اِنقلاب

298. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال

299. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

300. سفرِ اِنقلاب

301. مصطفوی اِنقلاب میں طلبہ کا کردار

302. سیرتُ النبی ﷺ اور اِنقلابی جدّ و جہد

303. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

304. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

305. تصوّرِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

306. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اِسلام

307. آئندہ سیاسی پروگرام

308. سياسي مسئلو ۽ انهي جو اسلامي حل

309. Islam - The State Religion

310. The Islamic State

Q. قانونیات

311. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

312. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

313. اِسلامی اور مغربی تصوّرِ قانون کا تقابلی جائزہ

314. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

315. الجریمة فی الفقهِ الإسلامی

316. Islamic Penal System and its Philosophy

317. Islam and Criminality

318. Islamic Concept of Law

319. Qur'anic Basis of Constitutional Theory

320. Legal Character of Islamic Punishments

321. Legal Structure of Islamic Punishments

322. Classification of Islamic Punishments

323. Islamic Philosophy of Punishments

324. Islamic Concept of Crime

R. شخصیات

325. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ

326. سیدنا صدیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کا مقامِ قربت و معیت

327. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ

328. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

329. سیرتِ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا

330. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

331. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

332. اِمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اِمام الائمہ فی الحدیث (جلد اَوّل)

333. صحابہ کرام اور اَئمہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ کا اَخذِ فیض

334. اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ اور اِمام بخاریؒ (نسبت و تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)

335. تذکرۂ مسانیدِ اِمامِ اَعظم رضی اللہ عنہ

336. شاہ ولی اللہ محدث دِہلوی اور فلسفۂ خودی

337. حضرت مولانا شاہ اَحمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

338. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

339. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

340. اِقبال اور تصوّرِ عشق

341. اِقبال کا مردِ مومن

342. تذکرۂ فرید ملّتؒ (مجموعہ مضامین)

343. Imam Bukhari and the Love of the Prophet ﷺ (Al-Hidayah Series: Volume 1)

S. اِسلام اور سائنس

344. اِسلام اور جدید سائنس

345. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

346. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء

347. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

348. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

349. Creation of Man

350. Spiritualism and Magnetism

351. Islam on Prevention of Heart Diseases

352. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe

353. Creation and Evolution of the Universe

T. عصریات

354. اِسلام میں اِنسانی حقوق

355. حقوقِ والدین

356. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

357. اِسلام میں خواتین کے حقوق

358. اِسلام میں اَقلیتوں کے حقوق

359. اِسلام میں بچوں کے حقوق

360. اِسلام میں عمر رسیدہ اور معذور اَفراد کے حقوق

361. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

362. Clarity Amidst Confusion: Imam Mahdi and End of Time

363. Islam and Christianity

U. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام

364. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (1): تعلیماتِ اِسلام

365. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (2): اِیمان

366. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (3): اِسلام

367. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (4): اِحسان

368. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (5): طہارت اور نماز